علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ

ایک چراغ اور بجھا...

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

18 فروری 2002ء بروز سوموار نامور عالم دین، بلند پایہ سکالر اور دانشور علامہ محمد مدنیؒ نے 56 برس کی عمر میں لاہور میں انتقال کیا اور دوسرے دن جہلم میں اپنے والد محترم حضرت مولانا حافظ عبدالغفورؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جن لوگوں کو علامہ مدنیؒ سے ملنے کا اتفاق ہوا، وہ بہت کچھ سن کر اور پڑھ کر بھی شاید اس کا اندازہ نہ لگا سکیں کہ مرحوم اپنے کریمانہ اخلاق اور مشفقانہ لطف و کرم کے اعتبار سے کیا تھے۔

علامہ محمد مدنیؒ جماعت اہل حدیث کے ممتاز صاحب بصیرت، دردمند عالم دین اور عظیم راہنما تھے۔ تقریر کے میدان کے ایک کامیاب شہسوار تھے۔ زبان میں بلا کی شگفتگی و دلآویزی تھی۔ آپؒ کی تقریر میں علم و روحانیت، فکر و بصیرت اور تحقیق و کاوش کے جوہروں کے ساتھ ساتھ ادب کی چاشنی اور اسلوب کی دلآویزیاں چمکتی دمکتی نظر آتی تھیں۔

حضرت علامہ محمد مدنیؒ کی ذات گرامی قدیم روایاتِ صالحہ کی قیمتی یادگار تھی۔ عالمانہ تہذیب و شائستگی کی ایک فلک بوس عمارت ان کے انتقال سے زمین بوس ہوگئی ہے جو بڑی دلکش اور بلند پایہ تھی۔

علامہ محمد مدنیؒ کو پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اسلامی ممالک کے علماء کرام ان کے تبحر علمی کے قائل تھے۔ اسلامی ممالک میں ان کی تقاریر کو کافی پزیرائی حاصل تھی۔ ان کی زندگی گوناگوں مشاغل سے معمور تھی، ان کا شمار جماعت اہل حدیث کے ان علماء کرام میں ہوتا تھا۔ جن پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ آپؒ خوش بیان مقرر، خطیب اور مبلغ تھے۔ اپنے معاصرین سے بڑی محبت اور خوش اخلاقی سے ملتے تھے اور اپنے چھوٹوں سے مربیانہ انداز سے گفتگو فرماتے۔

علامہ محمد مدنی ؒ قدرت کی طرف سے روشن دل و دماغ لے کر پیدا ہوئے تھے۔ اور ان کو تقریر کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ اور عوام و خواص میں ان کو جو مقبولیت حاصل تھی اس کی مثال دوسرے علماء میں کم نظر آتی ہے۔ مولانا مدنی ؒ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور اس کا اندازہ ان کے جنازہ سے ہو جاتا ہے۔ پورا ریلوے گراؤنڈ انسانوں سے بھرا ہوا تھا اور ہر مکتب فکر کے لوگ جنازہ میں شریک تھے یہ مرحوم کی مقبولیت کا ثبوت ہے۔

حضرت علامہ مدنی ؒ حق گوئی اور بے باکی کے وصف سے بھی متصف تھے۔ وہ اس دور قحط الرجال میں ''گوہر شب چراغ'' تھے اور وہ ایک نادرۂ روزگار شخصیت کے مالک تھے۔

گو بہت آئیں گے دنیا میں رجالِ علم و فن　　　اب نہ آئے گا نظر ایسا کمالِ علم و فن

علامہ محمد مدنی ؒ انتہائی منکسر المزاج، دور اندیش اور تعمیری فکر رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی تعمیری و علمی سرگرمیوں کے بے شمار نقوش ملک میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ جامعہ علوم اثریہ جہلم کا قیام ہے جس نے ملک کو سنجیدہ اور اچھے لکھنے والے اور بولنے والے علماء دیئے۔ حضرت علامہ مدنی ؒ کی سرپرستی میں کئی ایک دینی مدارس اور ضلع جہلم کے گردونواح میں اہل حدیث مساجد کا تعمیر کرانا، توحید و سنت کی اشاعت و ترقی اور شرک و بدعت کی تردید میں ان کے کارنامے تاریخِ اہل حدیث کا ایک روشن باب ہے۔

حضرت مدنی ؒ صاحب اپنے مسلک اہل حدیث میں بہت پختہ تھے اور مسلک اہل حدیث کی اشاعت میں ان کی خدمات تذکرے کے قابل ہیں۔ حدیث نبوی ﷺ سے ان کو والہانہ لگاؤ تھا اور ایک حدیث کے مقابلہ میں معمولی سے مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ ائمہ اربعہ کے علم و فضل اور ان کے کارناموں کے معترف تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ: ''ائمہ اربعہ نے اہلِ سلام کی جو خدمت کی ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان ائمہ کرام نے واضح الفاظ میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں ہمارے اقوال کو ترجیح نہ دی جائے۔ پھر سمجھ نہیں آتی کہ ان کے پیروکار قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کیوں ان کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں۔

تقلید شخصی کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ تقلید شخصی نے ان کے دلوں پر جمود کا ٹھپہ لگا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان میں کھری کھوٹی اشیاء میں تمیز کرنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے۔

قرآن وحدیث ہی اصل چشمۂ ہدایت ہے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیثِ مصطفیٰ ﷺ برجان مسلم داشتن

حضرت علامہ مدنی ؒ صحیح معنوں میں انسانی اخوت اور خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ تھے۔ان کی عظمت کے کئی پہلو تھے۔وہ ایک بلند پایہ عالم دین، نامور مدرس ومعلم، شعلہ نوا خطیب ومبلغ، دانشور، اعلیٰ مشیر، مفکر اور مدبر تھے۔وہ جامع صفات شخصیت کے حامل تھے اور اپنی ذات میں خود ایک انجمن تھے۔ان کی جن خوبیوں نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا ہے وہ ان کی شرافت، وسعت قلبی، وضع داری، معاملہ فہمی، دور بینی، صلح پسندی اور مہمان نوازی تھی۔ایک انسان کا زندگی میں عظمت ومقبولیت اور کامیابی حاصل کرنا تین چیزوں پر موقوف ہے۔ ۱۔ جذبہ ۲۔ شعور ۳۔ قوت عمل

حضرت مدنی صاحبؒ میں یہ تینوں اوصاف بدرجۂ اتم موجود تھے۔ان کی ساری زندگی عمل اور کردار سے پُر تھی۔وہ گفتار اور کردار کے غازی تھے۔

وہ بلند پایہ عالم اور وسیع النظر مفکر اور مدبر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مشیر بھی تھے۔وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر تھے، جمعیت اہل حدیث کے اجلاسوں میں ان کی آراء کو بہت زیادہ وقعت دی جاتی تھی اور ان کے مشوروں پر عمل کیا جاتا تھا۔اور جمعیۃ کے اجلاسوں میں ان کی تقریر بہت معلوماتی ہوتی تھی۔اسلامی معاشرے میں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔وہ نہایت بے لوث و بے غرض، خود دار، حق گو اور بے باک انسان تھے۔وہ صاحبِ کمال اور جامع صفات تھے۔ان کی شخصیت ہمہ گیر اور ہمت صفت تھی۔ایسی عظیم المرتبت شخصیتوں کے متعلق ہی علامہ اقبالؒ فرمایا کرتے تھے ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل اشتہارات کا سیٹ مفت منگوائیں

۱۔ اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام ۲۔ سورۃ فاتحہ خلف الامام ۳۔ آمین بالجہر کا ثبوت

۴۔ اثبات رفع الیدین ۵۔ اوقاتِ نماز کی محمدی دائمی جنتری ۷۔ نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت نوٹ: فریم کروانے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے

پتہ: محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام اہل حدیث جام پور ضلع راجن پور (پنجاب) فون: 567218